ب بھی لکھی گئی ہے، لیکن خواجہ صاحب نے اب نئے اور بجنسل ماخذ کی روشنی میں غالب
صغیر کے تعلقات کی داستان بڑی کاوش و تحقیق سے ازسرِ نو مرتب کی ہے، شروع میں
صغیر کی داستان حیات خود ان کی زبانی سنائی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صغیر ایک اعلیٰ
ندان سے تعلق رکھتے تھے، فارسی اور اردو کے بلند پایہ شاعر اور متعدد کتابوں کے مصنف
ہے۔ پھر صغیر کے خطوط بنام غالب اور غالب کے خطوط صغیر کے نام نقل کیے ہیں، اس کے بعد
صغیر نے اپنی تصانیف اور تحریروں میں جہاں کہیں غالب کا ذکر کیا ہے یا صغیر کے تعلق سے کسی نے
کوئی کتاب لکھی یا خط لکھا ہے اور اس میں کسی عنوان سے بھی غالب کا ذکر آگیا ہے، خواجہ صاحب
نے مختلف عنوانات کے ماتحت ان سب کو یکجا کر دیا ہے اور یہی نہیں بلکہ اپنے ذوق تحقیق
جستجو کے مطابق ایک ایک چیز کی اصل حقیقت کا سراغ لگانے کی کوشش کی اور اس کا
تنقیدی جائزہ لیا ہے، چنانچہ خطوط کی تاریخ ارسال و تاریخ وصولیابی و اشاعت، خطوط اور
صغیر کے غالب سے متعلق مختلف بیانات کے متون کا کتنا حصہ اصلی ہے اور کتنا جعلی، اختلاف
نسخ وغیرہ ان سب پر تعلیقات و حواشی میں بڑا ماہرانہ کلام کیا ہے، اور اس سلسلہ میں اگر کسی
محقق سے کوئی غلطی ہوگئی ہے تو دلائل کی روشنی میں اس کی نشان دہی کی ہے، علاوہ ازیں کتاب
میں بعض بہت اہم لسانی، ادبی اور شعری مباحث بھی آگئے ہیں جن سے غالب کے بعض خاص
افکار و نظریات پر روشنی پڑتی ہے۔ اس لیے کتاب تحقیقی، تاریخی اور ادبی تنقید کے اعتبار
سے اردو لٹریچر کی اعلیٰ اور بلند پایہ کتابوں میں ایک خوشگوار اضافہ ہے، نو واردان میدان
تحقیق کو خصوصاً اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔

ابیات از مشفق خواجہ تقطیع متوسط ضخامت ۱۵۱ صفحات، کتابت و طباعت اور
کاغذ اعلیٰ، قیمت مجلد پندرہ روپے، پتہ: مکتبہ نیا دور۔ کراچی - ۵۔

یہ خواجہ صاحب کے کلام منظوم کا مجموعہ ہے، یہ عجیب بات ہے کہ خواجہ صاحب بلند
محقق اور وسیع النظر ادیب و مصنف ہیں اور ساتھ ہی اردو زبان کے نغز گو شاعر بھی ہیں۔